رُودادنگاری کے لیے چند مجوزہ موضوعات

(۱) عید میلاد النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے جلوس کی رُوداد
(۲) کسی کتاب کی تقریبِ رونمائی کی رُوداد
(۳) سال گرہ پارٹی کی رُوداد
(۴) جلسہ تقسیمِ انعامات کی رُوداد
(۵) سبزی منڈی سے خریداری کی رُوداد
(۶) کسی یادگار سفر کی رُوداد
(۷) ہسپتال میں مریض کی عیادت کی رُوداد
(۸) داخلے کے بعد کالج میں گزارے پہلے دن کی رُوداد
(۹) یومِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی تقریب کی رُودادداد
(۱۰) ایک کرکٹ میچ کی رُوداد

روزنامچہ

روزنامچہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔اس کے لغوی معنی روزمرہ زندگی کا حساب لکھنے کی کتاب،نوٹ بک،ڈائری اور کھاتہ وغیرہ کے ہیں۔اصطلاحاً روزانہ کے معمولات کو یادداشت کے طور پر تحریری ریکارڈ میں لانا روزنامچہ کہلاتا ہے۔

روزنامچہ لکھنے کے لیے چند ہدایات

(۱) املا کی درستی کا خیال رکھیں۔
(۲) روزنامچہ کی ابتدا تاریخ سے کریں۔
(۳) زبان سادہ اور عام فہم اختیار کریں۔
(۴) روزانہ کے معمولات کے اہم نکات ضرور درج کریں۔
(۵) اختصار اور جامعیت کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔
(۶) زمانی و مکانی ترتیب برقرار رہے۔

۱ ایک ڈاکٹر کا روزنامچہ

۸/جنوری ــــ ۲۰ء

میں آج صبح ۵:۳۰ بجے اٹھا۔نمازِ فجر ادا کی اور سیر کے لیے جناح باغ کو روانہ ہوا۔تازہ اور ٹھنڈی ہوا سے دل و دماغ کو بہت سکون ملا۔گھر واپس آ کر پانی پیا اور دو ابلے ہوئے انڈے سمیت چائے کے ساتھ ناشتا کیا۔ ۹ بجے ہسپتال سے ایک مریض کے آپریشن کے لیے کال آئی۔ میں جلدی سے تیار ہوا اور فوراً ہسپتال پہنچا،مریض کو آپریشن تھیٹر میں منتقل کروایا اور اس کا اپنڈکس کا

آپریشن کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ کام احسن انداز سے مکمل ہوا۔ بعد میں وارڈ کا وزٹ کیا اور اسٹاف کو ضروری ہدایات دیں۔ پھر اپنے کمرے میں آ گیا۔ نمازِ ظہر ہسپتال کی مسجد میں باجماعت ادا کی۔ اتنی دیر میں گھر سے دوپہر کا کھانا آ چکا تھا۔ کھانا کافی تھا، اس لیے اپنے اسسٹنٹ اشرف علی کو بھی مدعو کر لیا اور ہم دونوں نے مل کر کھانا کھایا۔ اسی اثنا میں ایمرجنسی وارڈ میں ایک شدید زخمی کو لایا گیا جسے راہ زنی کے دوران میں تین فائر لگے تھے۔ میں فوراً ایمرجنسی وارڈ کی جانب دوڑا اور عملے کو بغیر وقت ضائع کیے اسے آپریشن تھیٹر میں لانے کا کہا۔ میں نے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے اس کا آپریشن شروع کیا لیکن میری بھرپور کوشش کے باوجود وہ جاں بر نہ ہو سکا کیوں کہ ایک گولی اس کے سینے میں دل کو چھو گئی تھی۔ مجھے اس کی موت کا بہت افسوس ہوا لیکن قدرت کو یہی منظور تھا۔ مریض کے لواحقین بھی اس کی الم ناک موت پر بہت غم زدہ تھے۔ میں سر جھکائے خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ ڈیوٹی کا وقت ختم ہوا تو میں گھر واپس آ گیا۔ بیوی بچوں کے ساتھ رات کا کھانا کھایا، تھوڑی سی چہل قدمی کی اور نمازِ عشا ادا کرنے کے بعد سو گیا۔

❁

۲ لکڑی کے تاجر کا روزنامچہ

یکم/فروری ــــ۲۰ء

معمول کے مطابق علی الصباح اٹھا۔ باوضو ہو کر فجر کی نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے رزقِ حلال کے لیے دعا کی۔ بعد ازاں قرآنِ مجید کی کچھ آیات کی تلاوت کی۔ بچوں کے ساتھ ناشتا کیا، انھیں ان کے سکولوں میں چھوڑا اور لکڑ منڈی کو روانہ ہو گیا۔ رات کو میرے گودام پہ جو لکڑی آئی تھی اس کا بغور جائزہ لیا اور اسے ریکارڈ میں لکھ لیا۔ اس کے بعد گودام سے ملحق اپنی دکان میں بیٹھ گیا۔ ایک دو گاہک آئے لیکن انھیں کوئی بھی لکڑی پسند نہ آئی۔ دوپہر تک اور کوئی گاہک نہ آیا۔ اِسی اثنا میں پڑتل اور دیار کی لکڑی کے دو اور ٹرک آ گئے۔ مارکیٹ میں اس لکڑی کی بہت مانگ ہے اس لیے لکڑی اترتے ہی تین چار گاہک آ گئے۔ ان میں سے ایک گاہک کو دیار کی لکڑی درکار تھی اور وہ بھی زیادہ مقدار میں۔ اس نے پورے ٹرک ہی کا سودا کر لیا۔ میں دل ہی دل میں بہت خوش ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد دو تین اور گاہکوں نے بھی تھوڑی تھوڑی خریداری کی۔ شام کو میں خوشی خوشی گھر لوٹا۔ رات کے وقت بیوی بچوں کو شاپنگ کروائی۔ ان کے چہروں پر بکھری مسکراہٹ سے مجھے بہت راحت ملی۔ واپس آ کر سب کے ساتھ مل کر رات کا کھانا کھایا، تھوڑی سی سیر کی اور نمازِ عشا ادا کرنے کے بعد بسترِ راحت پر دراز ہو گیا۔

❁

۳ ایک معلّم کا روزنامچہ

۱۸/مارچ ــــ۲۰ء

میں صبح سویرے اُٹھا، فجر کی نماز ادا کی اور قرآنِ کریم کی کچھ آیات کی تلاوت کی۔ اس کے بعد میں صبح کی سیر کے لیے پارک کی طرف روانہ ہوا۔ ایک گھنٹا سیر کرنے کے بعد میرا جسم تر و تازہ ہو گیا۔ میں نے گھر آ کر اس سبق کی منصوبہ بندی کی جو آج میں نے طلبہ کو پڑھانا تھا۔ اس کے بعد میں نے ناشتا کیا اور کالج جانے کے لیے تیار ہوا اور اپنی موٹر سائیکل پر کالج کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں ایک سٹیشنری کی دکان پر رک کر میں نے بورڈ مارکر خریدا اور کچھ دیر بعد کالج پہنچ گیا۔ حسبِ معمول رجسٹر حاضری پر دستخط کیے، رفقائے کار سے علیک سلیک ہوئی اور اسٹاف روم میں بیٹھ کر اخبار پڑھا۔ میرا پہلا لیکچر گیارھویں جماعت میں تھا۔ میں کتاب اور بورڈ مارکر لے کر جماعت میں داخل ہُوا تو تمام طلبہ نے کھڑے ہو کر میرا استقبال کیا۔ سلام دعا کے بعد میں نے ان کی حاضری لگائی اور تدریس کا آغاز کیا۔ آج کا سبق فیض احمد فیض کی غزل کی تشریح تھی، جس کا مطلع تھا:

نہ گنواؤ ناوکِ نیم کش دلِ ریزہ ریزہ گنوا دیا
جو بچے ہیں سنگ سمیٹ لو تنِ داغ داغ لُٹا دیا

یہ شعر اور دوسرے اشعار طلبہ کی سمجھ سے باہر تھے اس لیے میں نے فکری اور فنی لحاظ سے مطلع سمیت ہر شعر کی مکمل وضاحت کی۔ اب ان کے ردِعمل سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ نہ صرف مطلع بلکہ پوری غزل کا مفہوم سمجھ گئے ہیں۔ میں نے سبق کے اختتام پر طلبہ کے سوالوں کے جواب بھی دیے۔ اس کے بعد گیارھویں جماعت کے ایک اور سیکشن میں بھی یہی سبق اسی طور پڑھایا۔ دو پیریڈ پڑھانے کے بعد میں اسٹاف روم میں واپس آ گیا۔ تھوڑی سی تھکاوٹ محسوس ہوئی تو ایک کپ چائے بنوا کر پی اور ساتھ میں بسکٹ بھی کھائے۔ اس وقفے کے بعد بارھویں جماعت کو مزید دو لیکچر دیے۔ کالج سے چھٹی ہوتے ہی میں گھر پہنچا۔ گھر پہنچ کر میں نے کھانا وانا کھایا اور کچھ دیر آرام کیا۔ آرام کرنے کے بعد کچھ وقت اہلِ خانہ کے ساتھ گزارا۔ روزانہ کے معمول کے مطابق بیٹے اور بیٹی کے ہوم ورک میں ان کی رہنمائی کی اور ان کی کاپیوں کا معائنہ کیا۔ ایک بار پھر چائے پی۔ مغرب کی نماز مسجد میں ادا کی اور واپس آ کر رات کا کھانا تناول کیا۔ عشا کی نماز کے بعد گھر کے باہر چہل قدمی کی اور واپس آ کر سو گیا۔

۴ شاعر کا روزنامچہ

۲۱/اپریل ـــ۲۰ء

آج معمول سے ہٹ کر نور کے تڑکے ہی آنکھ کھل گئی۔ وضو کر کے نمازِ تہجّد ادا کی۔ ماحول بہت خوش گوار تھا، ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میں فجر کی اذان کے انتظار میں دوبارہ بستر میں آلیٹا۔ دور کسی مسجد سے نعتیہ اشعار پڑھنے کی صدا آنے لگی۔ میں نے کان لگا کر توجہ سے پوری نعت سنی، جس نے مجھے بھی نعت گوئی کی تحریک دی۔ نعت کے دو اشعار کی آمد ہوئی تھی کہ فجر کی اذان شروع ہو گئی۔ اُٹھ کر دو رکعت سنّت گھر ہی میں ادا کی اور فرض نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد چلا گیا۔ مسجد سے واپسی پر مزید نعتیہ اشعار کی آمد ہو رہی تھی۔ گھر پہنچ کر تمام اشعار کو اپنی ڈائری میں لکھ لیا۔ میں دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہا تھا کہ دن کا آغاز خوب صورت نعت سے ہوا ہے۔ ناشتے کی میز لگی تو بے خودی میں یہ نعت وہیں اپنے بیوی بچوں کو سنائی اور یوں وہ سب میری نعت کے پہلے سامعین تھے۔ اتفاقاً آج بزمِ معینِ ادب کے زیرِ اہتمام ایک نعتیہ نشست بھی منعقد ہونی تھی۔

میں نے فیصلہ کر لیا کہ وہاں بھی یہی نعت پیش کروں گا۔ دوپہر کے وقت محفل میں پہنچا، نعت کی شانِ نزول بیان کی اور شرکا کے رُوبرو پیش کر دی۔ تمام شرکائے محفل نے دل کھول کر داد دی۔ انتظامیہ نے کھانے کا بھی بندوبست کیا ہوا تھا۔ دیگر شعرا کے ہمراہ کھانا کھایا اور گھر لوٹا۔ نمازِ ظہر کے بعد تھوڑی دیر آرام کیا۔ سہ پہر کے وقت سُتّر منڈی روزانہ کی نوکری کے لیے روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر اپنی منشی کی نشست پر بیٹھا، رجسٹر کھولے اور رات گئے تک حساب کتاب میں محو رہا۔ اس عرصے میں رات کا کھانا کھایا اور دو مرتبہ چائے پی۔ رات کو واپسی ہوئی تو راستے سے امرود اور مالٹے خریدے، انھیں موٹر سائیکل کے ہینڈل پہ لٹکایا اور گھر پہنچ گیا۔ بچے سو چکے تھے۔ بیوی نے دروازہ کھولا اور استقبال کیا۔ تھوڑا سا پھل کھایا اور ڈائری کھول لی۔ صبح والی نعت ''مدحت گری میں اوجِ ہنر دیکھتا رہا'' پھر سے پڑھتے پڑھتے میری آنکھ لگ گئی۔

۵ شادی کی تقریب کے متعلق روزنامچہ

۳۰/نومبر ـــ۲۰ء

آج میرے سگے بڑے بھائی محمد صہیب رُومی کی شادی تھی۔ میں نے کالج سے تین دن کی رخصت لے رکھی تھی۔ کل رات مہندی کی رسم میں سہیلیوں کے ساتھ ہلّا گُلّا کرتے کرتے تھک کر چُور ہو چکی تھی لیکن صبح سویرے اُٹھنا بھی تھا۔ مہمانوں کی دیکھ بھال، ان کے ناشتے کا بندوبست، صفائی ستھرائی کی نگرانی، دُلھا کے کمرے کی تیاری اور برات کے ساتھ روانگی کی تیاری، کتنے ہی ایسے کام تھے۔ خواتین کے بیٹھنے کا انتظام گھر کے اندر تھا جب کہ مرد حضرات باہر شامیانے میں موجود تھے۔ میں نے امّی کے ساتھ مل کر

خواتین کوناشتا کرایا اور ابّو نے اپنی نگرانی میں باہر مردوں کوناشتا دیا۔ خالہ، پھوپھو، چچا زاد، ماموں زاد بہنیں اور سہیلیاں پہلے ہی تیار ہو کے آئی تھیں اس لیے انھیں ناشتا پیش کرنے کے فوراً بعد میں بھی تیار ہوگئی۔ جلد ہی دُلھے میاں کی سہرا بندی کی تقریب شروع ہوگئی۔ تمام عزیز و اقارب نے اسے خوشی خوشی سلامی اور سلامتی کی دعائیں دیں۔ برات لاہور کے لیے روانہ ہوئی تو میں دُلھا کی کار میں بیٹھی۔ دلھن والوں نے ہمارا شان دار استقبال کیا۔ سب سے پہلے نکاح ہوا اور دعائے خیر کی گئی۔ اس کے بعد سب کو چھوٹی چھوٹی ڈبیوں میں چھوہارے، بادام اور ٹافیاں پیش کی گئیں۔ دلھن والوں نے پہلے ہر میز پر مشروبات پیش کیے پھر مزے دار کھانا پیش کیا جسے سب نے جی بھر کر کے کھایا۔ کھانے کے بعد شان دار سبز چائے سے بھی تواضع کی گئی۔

سہ پہر کے بعد رخصتی کا وقت ہو گیا۔ دُلھا اور دلھن کار میں سوار ہوئے۔ ہم رات کو آٹھ بجے گھر پہنچے۔ دُلھا دلھن کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ میں بہت تھک گئی تھی۔ گھر آ کر میں نے کپڑے تبدیل کیے۔ کچھ وقت رشتہ داروں اور مہمانوں کے ساتھ گزارا۔ ان کے ساتھ رات کا کھانا کھایا۔ مہمانوں کے ساتھ آئے ہوئے بچے بہت شور کر رہے تھے جس کی وجہ
سے میں دیر تک سو نہیں پائی۔ میری آنکھ کب جھپکی اور کب مجھے نیند نے آلیا، پتا ہی نہ چلا۔

٦ مطالعاتی دورے کا روزنامچہ

۱۵/ دسمبر ___ ۲۰ء

آج ہمارے کالج کی طرف سے لاہور کے شاہی قلعے اور بادشاہی مسجد کے مطالعاتی دورے کا انتظام کیا گیا تھا۔ میں صبح سویرے اُٹھا، یونیفارم پہنی اور سات بجے کالج کے لیے روانہ ہوگیا۔ کالج پہنچا تو پتا چلا کہ روانگی کے لیے بس تیار ہے اور میری جماعت کے تمام طلبہ اس میں سوار بھی ہو چکے ہیں، مجھے بھی آخری سیٹ پر کھڑکی کے ساتھ جگہ مل گئی۔ ابھی ساتھیوں کے ساتھ سلام دعا ہی ہوئی تھی کہ بس چل پڑی۔ میرے پاس کچھ خشک میوے تھے جب کہ یار دوست بھی سفر میں کھانے کے لیے کچھ چیزیں ساتھ لائے ہوئے تھے۔ ہماری بس ڈیرہ غازی خان سے ملتان نئی بنی ہوئی شاہراہ پر رواں دواں تھی۔ اس سفر کا دورانیہ تقریباً دو گھنٹے تھا۔ آدھے راستے میں دوستوں نے کھانے پینے کی چیزیں نکالیں اور میں نے بھی خشک میوے نکالے۔ ہمارے ساتھ دو پروفیسر اشکر فاروقی صاحب اور ڈاکٹر سیّد علی جتوئی صاحب بھی تھے، میں نے پہلے انھیں چلغوزے اور کاجو پیش کیے۔ ساتھ بیٹھے ہوئے دوستوں کو بھی وضع داری دکھائی اور خود بھی ان کی چیزوں سے لطف اندوز ہوا۔ چار گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم لاہور کی حدود میں داخل ہوئے اور اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ سب سے پہلے شاہی قلعہ دیکھنے کو ملا۔ شاہی قلعہ میں ہماری چال ڈھال بھی شاہانہ تھی۔ ہم چشمِ تصوّر سے بادشاہوں کی جاہ وحشمت کا نظارہ کر رہے تھے۔ شیش محل دیکھنے کا بہت مزہ آیا۔ میں نے وہاں بہت سی تصاویر بنائیں۔ اس کے بعد ہم بادشاہی مسجد گئے۔ وہاں رکھے ہوئے تبرّکات کی زیارت کی اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد دوبارہ بس میں سوار ہوئے اور خلافِ توقع ہمارے اساتذہ کرام ہمیں

سوز وواٹر پارک اور واہگہ بارڈر بھی لے گئے جہاں ہم نے پرچم اتارنے کی شان دار تقریب دیکھی۔ پھر واپسی کا سفر شروع ہُوا۔ تمام طلبہ کو کالج تک حفاظت سے پہنچایا گیا۔ میں گھر آیا، کھانا کھایا، تھوڑی سی چہل قدمی کی اور بستر پر لیٹ گیا۔

روزنامچہ کے لیے چند مجوزہ موضوعات

(۱) ایک نجومی کا روزنامچہ
(۲) ایک تاجر کا روزنامچہ
(۳) ایک ریلوے آفیسر کا روزنامچہ
(۴) ایک جج کا روزنامچہ
(۵) ایک فن کار کا روزنامچہ
(۶) ایک کلرک کا روزنامچہ
(۷) ایک انتظامی افسر کا روزنامچہ
(۸) ایک سیاست دان کا روزنامچہ
(۹) ایک وکیل کا روزنامچہ
(۱۰) ایک اخباری رپورٹر کا روزنامچہ
(۱۱) ایک مصوّر کا روزنامچہ
(۱۲) ایک صنعت کار کا روزنامچہ